Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

یونین آف انڈیا

بنام

کولونی رامیا و دیگران

تاریخ فیصلہ: 16 نومبر، 1993

[ایم این وینکٹاچالیا، چیف جسٹس، ایس موہن اور ڈاکٹر اے ایس آنند، جسٹس صاحبان]

حصول اراضی - غیر منقولہ جائیداد کا حصول اور حصول ایکٹ، 1952 - دفعہ 8،7. (3) - مطلوبہ اراضی کا حصول - معاوضہ - سولٹیم اور سود - قرار دیا گیا کہ، قانون کے تحت حصول کی صورت میں معاوضہ @15 فیصد اور سود @6 فیصد کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے ایوارڈ دیا گیا۔

آئین ہند 1950 - آرٹیکل 136، 142 - غیر منقولہ جائیداد کے حصول اور حصول کے قانون، 1952 کے تحت اراضی کا حصول ثالث کے ذریعہ معاوضے میں اضافے کے ساتھ ساتھ معاوضہ @15 فیصد اور سود @6 فیصد دینے کا ایوارڈ - زمین کے مالکان کی اپیل پر، عدالت عالیہ نے معاوضے کو برقرار رکھنے والے معاوضہ اور سود میں مزید اضافہ کیا جیسا کہ ثالث - یونین آف انڈیا کی طرف سے دیا گیا ہے حالانکہ مرکزی متاثرہ فریق، جسے ثالثی یا عدالت عالیہ کے سامنے کارروائی میں فریق نہیں بنایا گیا ہے - یونین آف انڈیا - فیلڈ کی طرف سے خصوصی اجازت کی درخواستوں کو کراس اعتراضات کے طور پر سمجھا جانا چاہیے - ثالث کے ایوارڈ کے خلاف عدالت عالیہ کے سامنے آرڈر 41، قاعدہ 22 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت۔

مدعا علیہ زمین کے مالکان کی کچھ زمینیں استیمال اور حصول ایکٹ 1952 کے تحت دفاعی مقاصد کے لیے حاصل کی گئی تھیں۔ چونکہ ایکٹ کی دفعہ 8(3) کے تحت مقرر کردہ 10 روپے فی مربع گز کی شرح سے معاوضہ جواب دہندگان کو قابل قبول نہیں تھا، اس لیے ثالث کا حوالہ دیا گیا، جس نے معاوضے کو بڑھا کر 15 روپے فی مربع گز کر دیا اور 15 فیصد پر معاوضہ اور 6 فیصد پر سود بھی دیا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

زمین کے مالکان کی اپیل پر، عدالت عالیہ نے معاوضے کو مزید بڑھا کر 20 روپے فی مربع گز کر دیا اور سود اور معاوضہ حوالے سے ثالث کا ایوارڈ برقرار رکھا۔

اپیل کنندہ-یونین آف انڈیا، جو معاوضے میں اضافے سے متاثر ہونے والا مرکزی فریق تھا لیکن ثالث یا عدالت عالیہ کے سامنے کارروائی کا فریق نہیں تھا، نے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیلوں کو ترجیح دینے کی اجازت کے لیے درخواست دائر کی۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ اس عدالت کے اس فیصلے کے پیش نظر کہ ایکٹ کے تحت جائیداد کے حصول کے معاملے میں معاوضے اور سود کا ایوارڈ معاوضہ نہیں ہے، یہ عدالت اسے الگ کر سکتی ہے؛ اور بصورت دیگر چونکہ ایوارڈ کا وہ حصہ عدالت عالیہ کے فیصلے میں ضم ہو گیا تھا، اس لیے یہ عدالت مداخلت کر سکتی ہے۔

جواب دہندگان نے دعوی کیا کہ ایوارڈ حتمی ہو گیا تھا جس کے خلاف اپیل نہیں کی گئی تھی، اور چونکہ عدالت عالیہ میں زمین کے مالکان کی طرف سے دائر اپیلوں میں ایوارڈ کی حتمی حیثیت میں خلل نہیں ڈالا جا سکتا تھا جب تک کہ یونین آف انڈیا نے معاوضہ اور سود کی منظوری پر سوال اٹھاتے ہوئے علیحدہ اپیل دائر نہیں کی تھی، یونین آف انڈیا کی طرف سے خصوصی اجازت کی درخواستوں کو ترجیح دینے کی اجازت کے لیے درخواست قابل قبول نہیں تھی۔

خصوصی اجازت کی درخواستوں کو ترجیح دینے اور اپیلوں کو نمٹانے کی اجازت دینا، یہ عدالت۔

قرار دیا گیا کہ: 1. اس عدالت کے مخصوص فیصلے * کے پیش نظر، استدعا اور حصول ایکٹ 1952 کے تحت جائیداد کے حصول کی فوری صورت میں 15 فیصد کی شرح سے معاوضہ اور 6 فیصد کی شرح سے سود دینے کا فیصلہ قانونی طور پر غلط ہے، اور ایوارڈ کا وہ حصہ الگ کر دیا گیا ہے۔ معاوضے میں اضافے میں مداخلت نہیں کی جاتی جیسا کہ یونین آف انڈیا نے تسلیم کیا ہے۔

یونین آف انڈیا بنام ہری کرشن کھوسلہ، (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے جے ٹی (1992) 5 ایس سی 574، پر انحصار کیا۔

2.1. ایک بار جب ایوارڈ میں پیٹنٹ غیر قانونی ہو جاتا ہے، تو یہ عدالت یونین آف انڈیا کو کوئی راحت دینے کے لیے بے اختیار نہیں ہے جسے نہ تو ثالث کے سامنے اور نہ ہی عدالت عالیہ کے

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سامنے پیش کیا گیا تھا۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ثالث کا فیصلہ حتمی ہو گیا تھا اور اسے دوبارہ نہیں کھولا جا سکتا کیونکہ یہ معاملہ ابھی تک یونین آف انڈیا کی طرف سے زندہ رکھا گیا ہے۔

2.2. آئین کے آرٹیکل 142 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے خصوصی اجازت کی درخواستوں کو ثالث کے فیصلے کے خلاف عدالت عالیہ کے سامنے آرڈر 41، قاعدہ 22، مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت کراس اعتراضات کے طور پر سمجھا جانا چاہیے۔ عام طور پر، ایسی صورت میں معاملہ عدالت عالیہ کو بھیجا جانا چاہیے، لیکن اس معاملے کے حالات میں اس طرح کا راستہ نہ صرف مسئلے کو طول دے گا بلکہ عدالت عالیہ کو واضح طور پر کرنے کی ہدایت دینے کے مترادف ہو گا۔

2.3. اگرچہ ایک لحاظ سے انضمام کا اصول لاگو ہو گا، لیکن اس لحاظ سے مداخلت جواب دہندگان کے لیے بے پناہ جانبداری کا باعث بنے گی۔ عدالت عالیہ میں ترجیحی اپیلیں کرنے کی وجہ سے ان کی حالت بدتر نہیں ہو سکتی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 7015-19، سال 1993۔

مورخہ 2 مارچ 1988 کے فیصلے اور حکم کے مطابق، جو کہ آندھرا پردیش ہائی کورٹ کی جانب سے سیول مِسّل اپیل (C.M.A.) نمبر 82/137، 82/741، 196، 83/118 اور 450، سال 1982 میں جاری کیا گیا۔

اپیل کنندہ کے لیے گریش چندر، مس اے سبھاشینی اور سی وی ایس راؤ۔

مدعاعلیہ نمبر 1 کے لیے وِمل دیو اور سبّا راؤ۔

عدالت کا فیصلہ موہن جسٹس نے سنایا۔

تاخیر معاف کر دی گئی۔ خصوصی اجازت کی درخواستوں کو ترجیح دینے کی اجازت دی گئی۔

اجازت دی گئی۔

ان اپیلوں کی وجہ بننے والی حقیقت درج ذیل ہیں:

سال 1942 میں دفاعی مقاصد کے لیے گاؤں مریپالم تعلقہ اور ضلع وشاکھاپٹنم میں 6.5 ایکڑ اراضی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس کے بعد انہیں انووبیل پراپرٹی ایکٹ 1952 (سنٹرل ایکٹ 30 یا

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

1952 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) کے تحت 11.1.1972 پر 68.25 ایکڑ کی حد تک ملحقہ زمین کے ساتھ حاصل کیا گیا۔ مجاز اتھارٹی نے ایکٹ کے رول 9(1) کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 8(3) کے تحت 10 روپے فی مربع گز کی شرح سے معاوضہ طے کیا۔ معاوضے سے مطمئن نہ ہونے کی وجہ سے جائیداد کے مالکان نے ثالث سے حوالہ طلب کیا۔ 28.3.1981 کے ایک ایوارڈ کے ذریعے، ثالث (ضلعی جج) نے فرام جے نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ سے 15 روپے فی مربع گز اور معاوضہ 15 فیصد اور سود 6 فیصد کی شرح سے معاوضہ دیا۔ اس کے مطابق، بڑھتی ہوئی رقم خصوصی عرضی ایل اے (دفاع) وشاکھاپٹنم کے ذریعے عدالت میں جمع کرائی گئی۔

پھر بھی ثالث کے فیصلے سے مطمئن نہ ہوتے ہوئے، مدعا علیہ کولونی رامیا اور زمین کے مالکان کے تین سیٹ آندھرا پردیش کی عدالت عالیہ میں اپیل پر گئے اور ثالث کی طرف سے مقرر کردہ معاوضے کی شرح میں اضافے کی درخواست کی۔ آندھرا پردیش کی عدالت عالیہ نے 20 روپے فی مربع گز کی منظوری دی اور ان تمام معاملات میں معاوضہ کی ادائیگی کے حوالے سے ثالث کا ایوارڈ 15 فیصد اور سود 6 فیصد پر برقرار رکھا۔ تاہم، یہ بتانا ضروری ہے کہ اپیل کنندہ، یونین آف انڈیا ثالث کے سامنے یا عدالت عالیہ کے سامنے کارروائی کا فریق نہیں تھا۔ اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ چونکہ بڑھا ہوا معاوضہ اور معاوضے اور معاوضہ طور پر ادا کی جانے والی رقم کافی ہے، اس لیے یونین آف انڈیا مرکزی فریق ہے جو اس اضافے سے متاثر ہوا ہے۔ خصوصی اجازت کے لیے موجودہ درخواستوں کو ترجیح دینے کے لیے ہمارے سامنے ایک درخواست دائر کی گئی تھی۔

یونین آف انڈیا کے قابل وکیل مسٹر سی وی سبّاراؤ زور دیتے ہیں کہ معاوضے میں اضافہ غیر ضروری ہے۔ دوسری صورت میں بھی، آج کی طرح، یونین آف انڈیا بنام ہری کرشن کھوسلہ (متوفی) میں قانونی نمائندوں، جے ٹی (1992) 5 ایس سی 574 کے ذریعے اس عدالت کے مستند فیصلے کے پیش نظر، ایکٹ کے تحت جائیداد کے حصول کے معاملے میں معاوضہ اور سود کا ایوارڈ جائز نہیں ہے۔ صحیح طور پر، یونین آف انڈیا کو ثالث اور عدالت عالیہ دونوں کے سامنے فریق بنایا جانا چاہیے تھا۔ درحقیقت، جب پہلے مدعا علیہ (کولونی رامیا) نے آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے سامنے سی ایم اے نمبر 137/1982 کو ترجیح دی، تو یہ فیصلہ دیا گیا کہ یونین آف انڈیا کو فریق کے طور پر شامل نہ کرنا مقدمے کو مسترد کرنے کے لیے کافی بنیاد ہوگی۔ ان بنیادوں پر یہ دعا کی جاتی ہے کہ نہ صرف خصوصی اجازت کی درخواستوں کو ترجیح دینے کی اجازت دی جائے بلکہ ایوارڈ کو بھی الگ کر دیا جائے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس ایک واضح سوال کے جواب میں کہ یہ عدالت معاوضہ فیصلے تک کیسے پہنچ سکتی ہے جس کے ذریعے صرف معاوضہ اور سود دیا گیا تھااور انہیں صرف عدالت عالیہ نے برقرار رکھا تھا، یہ پیش کیا گیا کہ جہاں اس عدالت کے فیصلے کے پیش نظر معاوضہ اور سود کا فیصلہ غیر قانونی ہے، یہ غیر منصفانہ ہو گا اور اسے کالعدم قرار دیا جاسکتا ہے۔ بصورت دیگر، ایوارڈ کا وہ حصہ عدالت عالیہ کے فیصلے کے ساتھ ضم ہو جاتا ہے اور اس لیے یہ عدالت ہمیشہ مداخلت کر سکتی ہے۔ تاہم، یہ منصفانہ طور پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ یونین آف انڈیا کو مطمئن کیا جائے گا اگر اصل معاوضے میں مداخلت کیے بغیر، ایوارڈ کا حصہ صرف معاوضہ اور سود سے متعلق الگ رکھا جائے۔

جواب دہندگان کے لیے فاضل وکیل پیش کرے گا کہ ثالث کا ایوارڈ حتمی ہو جائے جس کے خلاف اپیل نہیں کی گئی ہو۔ اس ایوارڈ کے تحت معاوضہ اور سود دیا گیا۔ عدالت عالیہ میں مالکان کی طرف سے دائر اپیل میں ایوارڈ کی حتمی حیثیت میں خلل نہیں ڈالا جاسکتا، جب تک کہ یونین آف انڈیا نے معاوضہ اور سود کی منظوری کی شکایت کرتے ہوئے علیحدہ اپیل دائر نہ کی ہو۔ جواب دہندگان (زمین کے مالکان) عدالت عالیہ میں اپیل کرنے کی وجہ سے بدتر نہیں ہو سکتے۔ صرف اس کے بعد کے فیصلوں کی وجہ سے اس عدالت نے یہ معاوضہ کیا کہ قانون کے تحت حصول کے لیے سود اور سود کی منظوری ناقابل قبول ہے جو یونین آف انڈیا کو کارروائی کو دوبارہ کھولنے کی اجازت نہیں دے گی۔ اس لیے خصوصی اجازت کی درخواستوں کو ترجیح دینے کی درخواست کو مسترد کرنا پڑے گا۔

ہم نے مندرجہ بالا دلائل پر احتیاط سے غور کیا ہے۔ یونین آف انڈیا کے معاملے (اوپر) میں اس عدالت کے واضح فیصلے کے پیش نظر، حصول کے معاملے میں 15 فیصد کی شرح سے معاوضہ اور 6 فیصد کی شرح سے سود دینے کا فیصلہ قانون کے لحاظ سے واضح طور پر غلط ہے۔

حقائق کے بیان سے یہ واضح ہے کہ ثالث نے 15 فیصد کی شرح اور 6 فیصد کی شرح سے معاوضہ ساتھ 15 روپے فی مربع گز کی شرح سے معاوضہ دیا تھا۔ زمین کے مالکان کی ایک اپیل میں، صرف معاوضے کی رقم بڑھا کر 20 روپے فی مربع گز کر دی گئی تھی اور معاوضے اور سود سے متعلق ایوارڈ کے اس معاوضہ تصدیق کی گئی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک لحاظ سے انضمام کا اصول لاگو ہو گا۔ لیکن اگر ہم اس اصول کی بنیاد پر مداخلت کرتے ہیں تو یہ جواب دہندگان (زمین کے مالک) کے لیے بے پناہ جانبداری کا باعث بنے گا۔ عدالت عالیہ میں ترجیحی اپیلیں کرنے کی وجہ سے ان کی حالت بدتر نہیں ہو سکتی۔ اگر موجودہ خصوصی اجازت کی درخواستوں کو عدالت عالیہ کے حتمی فیصلے کے

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

خلاف ہدایت کی جاتی ہے جس میں ایوارڈ ضم ہو گیا تھا، تو کیا ہو گا اگر جواب دہندگان اب عدالت عالیہ کے سامنے اپیل واپس لے لیں؟اور جواب دہندگان اس عدالت کی اجازت کے ساتھ یہی کرنا چاہتے ہیں۔

جواب دہندگان کی طرف سے یہ دعوی کرنا درست نہیں ہے کہ ثالث کا فیصلہ حتمی ہو گیا تھا اور اسے اب دوبارہ نہیں کھولا جا سکتا کیونکہ معاملہ ابھی تک یونین آف انڈیا کی طرف سے زندہ ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ 157 دن کی تاخیر ہے جسے ہم انصاف کے مفاد میں معاف کرنے کے لیے تیار ہیں۔ایک بار جب ایوارڈ میں پیٹنٹ غیر قانونی ہو جاتا ہے، جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے، کیا یہ عدالت یونین آف انڈیا کو کوئی راحت نہ دینے کے لیے بے اختیار ہے جسے نہ تو ثالث کے سامنے اور نہ ہی عدالت عالیہ کے سامنے پیش کیا گیا تھا؟

آئین کے آرٹیکل 142 کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، ہم سمجھتے ہیں کہ خصوصی اجازت کی ان درخواستوں کو ثالث کے فیصلے کے خلاف عدالت عالیہ کے سامنے اعتراضات کے طور پر سمجھا جانا چاہیے۔مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 41 رول 22 کے تحت، کراس اعتراضات کسی فریق کے ذریعے دائر کیے جا سکتے ہیں جس نے نیچے دی گئی عدالت کی ڈگری سے اپیل کی ہو لیکن ایسا نہیں کیا ہو۔یونین آف انڈیا کی طرف سے کسی اپیل کو ترجیح نہیں دی گئی کیونکہ یہ ثالث کے سامنے فریق نہیں تھی۔اگر ان خصوصی اجازت کی درخواستوں کو آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے سامنے اپیل میں کراس اعتراضات کے طور پر سمجھا جانا ہے، تو عام طور پر، ہمیں یہ معاملہ عدالت عالیہ کو بھیجنا چاہیے۔ایسی صورت میں معاوضے کو 15 روپے سے بڑھا کر 20 روپے فی مربع گز کرنا ہو گا اور معاوضہ اور سود کے ایوارڈ کا از سر نو تعین کرنا ہو گا۔یقیناً معاوضہ اور سود کسی بھی صورت میں چلے جائیں گے۔اس کے بعد صرف معاوضے کی اصل مقدار باقی رہتی ہے۔چونکہ یونین آف انڈیا کے قابل وکیل مسٹر سی وی سبّاراؤ منصفانہ طور پر تسلیم کرتے ہیں کہ عدالت عالیہ کی طرف سے 20 روپے فی مربع گز کے فیصلے میں مداخلت نہیں کی جا سکتی، اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ معاملہ عدالت عالیہ کو بھیجنا غیر ضروری ہے۔ہمارے خیال میں، اس طرح کا راستہ نہ صرف مسئلے کو طول دے گا بلکہ عدالت عالیہ کو واضح طور پر کرنے کی ہدایت دینے کے مترادف ہو گا۔

نتیجے میں، ہم ان خصوصی معاوضہ کی درخواستوں کو مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 41 قاعدہ 22 کے تحت ثالث کے ایوارڈ کے خلاف 15 فیصد کی شرح اور 6 فیصد کی شرح سے سود سے متعلق

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایوارڈ کے اس حصے کو الگ کرنے کے محدود مقاصد کے لیے کراس اعتراضات کے طور پر لیتے ہیں۔ ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ عدالت عالیہ کی طرف سے ثالث کی طرف سے معاوضے میں 15 روپے فی مربع گز سے 20 روپے فی مربع گز تک اضافے میں مداخلت نہیں کی جاتی ہے۔ دیوانی اپیلوں کا حکم اسی کے مطابق دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہو گا۔

ایس ایل پی۔ دی گئی اور نمٹا دی گئی۔